سوال

(77) نماز کے لیے جسم کو کس حد تک ڈھانپا جائے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گرمی کے موسم میں دوران نماز مکمل جسم ڈھانپنا چاہیے یا کندھوں پر رومال وغیرہ ڈال لیا جائے تو اتنا ہی کافی ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

نمازی کے لئے ضروری ہے کہ دوران نماز اپنے ستر کے سمیت دونوں کندھوں کو بھی ڈھانپ کر نماز پڑھے۔ مرد حضرات کا ستر ناف سے گھٹنوں تک ہے جبکہ عورتوں کا سارا جسم ہی ستر ہے مردوں کے لئے ستر کے علاوہ کندھوں کا ڈھانپنا بھی ضروری ہے، جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے کندھے پر کچھ نہ ہو۔'' [صحیح بخاری، الصلوۃ: ۳۵۹]

نیز حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ صرف ایک کپڑے میں نماز بایں طور پر پڑھتے دیکھا کہ آپ نے اس کے دونوں کناروں کو مخالف سمتوں میں کندھوں پر ڈال رکھا تھا۔ [صحیح بخاری، الصلوۃ: ۳۵۶]

ان احادیث کے پیش نظر ایک ستر پوش نمازی کے لئے یہ گنجائش ہے کہ وہ صرف رومال وغیرہ کندھوں پر ڈال کر نماز پڑھ لے یا بازو والی بنیان پہن لے، ہاں، اگر رومال وغیرہ کندھوں پر ڈالا ہے تو اس کے دونوں کناروں کو کھلا نہ چھوڑا جائے، بلکہ اس کی گرہ دے لی جائے کیونکہ کپڑے کو کھلا چھوڑ دینا سدل ہے جس کی نماز میں ممانعت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران نماز منہ ڈھانپنے اور سدل سے منع فرمایا۔ [ابوداود، الصلوۃ: ٦٤٣]

سدل یہ ہے کہ سر یا کندھوں پر اس طرح کپڑا ڈالا جائے کہ وہ دونوں طرف لٹکتا رہے، ہاں اگر سر یا گردن پر کپڑے کو بل دے کر لپیٹ لیا، پھر اس کے دونوں کنارے لٹکیں تو یہ سدل نہیں ہے اور نہ ہی اس کی ممانعت ہے۔ البتہ عورت کے لئے ضروری ہے کہ دوران نماز اس کے چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ اس کے جسم کا کوئی حصہ کھلا نہ ہو حتیٰ کہ اس کے قدم بھی ڈھکے ہوئے ہوں، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عورت اوڑھنی اور ایسے لمبے کرتے میں نماز پڑھے کہ جس میں اس کے قدم بھی چھپ جائیں۔ [سنن بیہقی، ص: ۲۳۲ ج ۲]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ اس حدیث کا موقوف ہونا زیادہ صحیح ہے۔ [بلوغ المرام، حدیث نمبر: ۲۰۷]

تاہم اس قسم کی موقوف روایت مرفوع کے حکم میں ہے کیونکہ اس میں جو مسئلہ بیان ہوا ہے اس کا تعلق اجتہاد واستنباط سے نہیں ہے۔ صورت مسئولہ میں اگر رومال وغیرہ سے کندھوں کو ڈھانپ لیا جائے تو اس میں نماز ہوجاتی ہے بشرطیکہ قابل ستر حصہ ڈھانپا ہوا ہو۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:122